سوال

(304) بے نمازی کا جنازہ

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

اخبار ''اہل حدیث ،، میں آج کل بے نمازی کا نماز جنازہ درپش ہے ، یہ بے نمازی جس کا جنازہ مبحوث عنہ ہے ، مومن ہے ، اللہ تعالی اس کے کل رسولوں پر عموما ، اور آنحضرت ﷺ پر خصوصا ایمان رکھتا ہے اور جملہ کتب سماویہ سابقہ اور قرآن وملائک وجن وقیامت وجہنم وجنت وعذاب قبر وغیرہ تمام باتوں پر اجمالا اعتقاد رکھتا ہے ، ان فرائض کا منکر نہیں ہے ، ہاں نماز کا تارک ہے لیکن اس فرضیت کا منکر نہیں ، اور ترک نماز کے وجوہات شتی ہیں : غفلت ، تکاسل ، نماز نہ سیکھنا وغیرہ ۔

اس بے نمازی پر حدیث : ''منت ترک الصلاۃ متعمدا فقد کفر ،، کی رو سے ''کفر ،، کا الحاق صحیح ہے ، اور اس اس آکد وضروری فرض (جو اسلام کا رکن ہے) کے ترک کرنے سے اسکا ایمان بے شک ناقص اور غیر مکمل ہے ، اور غیر مکمل ہے ، اور مطابق مسلک عام صحابہ وتابعین وائمہ محدثین ''ایمانہ کایمان جبریل ،، نہیں کہا جاسکتا ہے ۔ ''مومن ،، کا الحاق اس پر بلاشہ صحیح ہے ۔ اس لیے وہ علماء جن کے فتاوے اس کی نماز جنازہ پڑھنے کےلیے شائع ہوا ۔ اس کا ترکہ مطابق حکم شریعت تقسیم کرنے کےلیے موجود ہے ، اس لیے مسلمانوں کے مقبرہ میں دفن کرنے کےلیے قبر بھی تیار کرانے کا حکم دے چکے ہیں ۔ اس کا غسل وکفن بھی مطابق حکم شریعت کیا گیا ہے ۔

اس کی بی بی کے چارماہ دس دن عدت بیٹھنے کا حک بھی دیا جاچکا ہے ۔ اس کی اولاد کو صحیح النسب کہا گیا ہے نہ کہ اولاد زنا ۔ اس کی منکوحہ بی بی سے اس کی زندگی میں بلاطلاق نکاح ناجائز ہے بتایا گیا ہے ۔

خلاصہ یہ ہے کہ مقتیان اس بے نمازی کو جس کا ذکر اوپر ہوا ، مرتد ، واجب القتل نہیں کہتے ، اور یہ نہیں کہتے کہ اس بے نمازی کا نکاح بوجہ اس کے کفر کے جاتا رہا ، اس کی بی بی بلاطلاق دوسرا نکاح کرسکتی ہے ۔ اس کی اولاد ، اولاد زنا ہے ، صحیح النسب نہیں ہے ، ان سے مناحت ترک ہے ، اس کا ترکہ مسلمانوں میں نہیں تقسیم کرنا چاہیے ۔ ''لایورث المسلم الکافر ولا الکافر المسلم ، اس کو مقبرہ میں نہیں دفن کرنا چاہیے ، اس کی تجہیز وتکفین مطابق شریعت نہیں کرنی چاہیے ، بلکہ جیفہ کافر کی طرح کپڑے میں لپیٹ کر کسی گڑھے میں ڈال دینا چاہیے ۔

اہل علم کو لازم ہے کہ اس مسئلہ کے ہر پہلو پر غور کرکے ، اس کے متعلق جس قدر نصوص مل سکیں ان پر کامل غور کریں اور اس مہتم بالشان مسئلہ پر قوی سے قوی دلیل صریح الدلالت پش کریں ، محتملات سے ، یا قیاس وجوہات ، یا ضعاف حدیثوں سے جو تفسیروں میں بلاشبہ نقل کی جاتی ہیں کام چلنا مشکل امر ہے ۔

استدلال سے مسئلہ ثابت ہونا اور شئی ہے ، اور مصلحت یا تنبیہ کےلیے کوئی کام کرنا شئی دگر ہے ، دیکھو آنحضرت ﷺ کا وہ صحابی جو قرض چھوڑ کرا نتقال فرمایا تھا ، اور بقدر وفائے دین ، مال نہیں چھوڑا تھا ، آپ ﷺ نے اس کےلیے فرمایا : ''صلوا علی صاحبکم ،، جس کا صریح مطلب یہ تھا کہ تم لوگ نماز پڑھ لو ، میں نہیں پڑھوں گا ۔ اسی طرح اگر مقتدی لوگ یا علمائے دین تنبیہات خود نماز نہ پڑھیں اور معمولی لوگ پرھ لیں ، توکیا یہ تنبیہ میں داخل نہیں ؟ ، ہم نصوص پر غور کرتے ہیں اور ان کے طرق استدلال کو جانچتے ہیں ۔

مولانا عبیدالرحمن صاحب نے پہلی آیت یہ پش کی ہے : واتقواہ وأقیموا الصلوة ولا تکونوا من المشرکین (الروم : 31)، یعنی : ''اللہ تعالی سے ڈرو اور نماز قائم کرو اور مشرک مت بنو ،، ۔

مولانا عبیدالرحمن صاحب فرماتے ہیں : ''اس سے معلوم ہوا کہ تارک صلوۃ مشرک ہے ،، مولانا نے ' ولا تکونوا من المشرکین ،، سے واؤ کا ترجمہ چھوڑدیا ہے ، کوئی وجہ ہوگی ! ہم اس

کے آیت کے سیاق وسباق سے قطع نظر کرتے ہیں، تو یہی معلوم ہوتا ہے کہ اس آیت میں دو حکم تو ایجابی ہے : '' واتقوہ واَقیموا الصلاۃ ، ، اور تیسری نہی ہے '' ولا تکونوا من المشرکین ،، نہ کہ مشرکین کا وجود پہلے دو کے نہیں پائے جانے پر مرتب ہے۔

دوسری آیت : '' الذین آمنوا الذین یقیمون الصلاۃ ، ، مولانا صاحب فرماتے ہیں کہ : ایمان کی علامت اور تعریف یہ بیان ہوئی کہ '' ایمان والے وہ ہیں جو نماز قائم کرتے ہیں ، ، پوری آیت یہ ہے : اِنما ولیکم اللہ ورسولہ والذین آمنوا الذین یقیمون الصلاۃ ویؤتون الزکاۃ وہم راکعون (المائدہ : 55) یعنی : '' اس کے سوا نہیں کہ تمہارا ناصر اللہ ہے اور اس کا رسول اور وہ لوگ جو ایمان لائے جو کہ نماز قائم کرتے ہیں اور زکوۃ دینے والے ہیں اور وہ خشوع کرنے والے ہیں ، ، یہ ویسے ہی ہیں جیسے کہ دوسری جگہ فرمایا گیا : اِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ الَّذِينَ إِذَا ذُكِرَ اللَّهُ وَجِلَتْ قُلُوبُهُمْ وَإِذَا تُلِيَتْ عَلَيْهِمْ آيَاتُهُ زَادَتْهُمْ إِيمَانًا وَعَلَىٰ رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ . (الروم : 2).

کیا کوئی کہہ سکتا ہے کہ خدا کے ذکر کے وقت جس کا دل نہ دھڑکے ، اور آیتوں کو سن کر ایمان نہ بڑھے ، جو خدا پر توکل نہ کرے ، اس کی نماز جنازہ نہ پڑھی جائے ، دوسری جگہ فرمایا : قَدْ أَفْلَحَ الْمُؤْمِنُونَ 1 الَّذِينَ هُمْ فِي صَلَاتِهِمْ خَاشِعُونَ 2 وَالَّذِينَ هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُونَ (المومنون : 2/2/3) ظاہر ہے کہ ان آیتوں میں ایمان سے ایمان کامل اور مومن سے مراد کل مومن مراد ہے۔

مولانا صاحب نے حدیث سے استدلال پش کرتے ہوئے پہلی حدیث یہ پش کی ہے : '' وحدانیت اور رسالت کی گواہی دینا ، نماز پنجگانہ قائم کرنا ، اور رمضان کے روزے رکھنا استطاعت ہو تو زکوۃ وحج بھی ادا کرنا اسلام ہے ، ، انتھی .

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاته!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اس حدیث سے اسلام کا ذکر ہے اور اسلام اور ایمان بسا اوقات دونوں ایک معنی میں نہیں بولے جاتے ، بلکہ اسلام کے معنی ظاہری انقیاد ، اور ایمان کا معنی تصدیق قلبی ہوتا ہے : قال اللہ تعالی : قَالَتِ الْأَعْرَابُ آمَنَّا قُل لَّمْ تُؤْمِنُوا وَلَٰكِن قُولُوا أَسْلَمْنَا وَلَمَّا يَدْخُلِ الْإِيمَانُ فِي قُلُوبِكُمْ (الحجرات : 14).

دوسری حدیث یہ پش کی ہے : '' آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ مجھکو حکم ربانی یہ ہے کہ لوگوں سے جہاد وقتال کروں ، جب تک کہ وہ وحدانیت اور رسالت پر گواہی نہ دیں اور نماز قائم کریں ، ، الخ اس حدیث میں بھی قتل کا ذکر ہے۔ اس کا نماز جنازہ سے تعلق ہی نہیں۔ نماز نہ قائم کرنے میں قتل کیا جاسکتا ہے ، اس کو سزا دی جاسکتی ہے ، لیکن مرنے پر نماز جنازہ نہ پڑھی جائے اس کا ثبوت چاہیے ، آگے آپ نے یہ آیت : '' ولا تصل علی اَحد منہم مات اَبدا ، ، (التوبہ : 284) پش کی ہے ، جو خاص منافقین کے بارے میں نازل ہوئی ، حالانکہ بظاہر نماز روزہ وغیرہ کرتے تھے۔ دل میں ایمان نہ تھا۔ یہاں معاملہ بر عکس ہے۔

پھر مولانا نے یہ مقدمہ لگا کر کہ نماز جنازہ سفارش ہے اور نافرمانوں کے سفارش منع ہے۔ قال تعالی : ولا تخاطبنی فی الذین ظلموا اِنہم مغرقون (ہود : 37) ، ,, نافرمانوں کے بارے میں ہم سے بات چیت نہ کرو ، وہ ڈوبائے جائیں گے ، ، ۔

حجرت واسعایاً مولانا ! آیت کریمہ میں قوم نوح کا ذکر ہے جو شقی اور پکے کافر ومشرک تھے ، یہاں مومن تارک صلوۃ کا ذکر ہے فأین من ذلک ؟ پھر مولانا نے آیت : سَوَاءٌ عَلَيْهِمْ أَسْتَغْفَرْتَ لَهُمْ أَمْ لَمْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ لَن يَغْفِرَ اللَّهُ لَهُمْ (المنافقون : 6) سے استدلال پش کیا ہے جو منافقین کے بارے ی میں بالخصوص نازل ہوئی جو کافر حقیقی اور '' فی الدرک الاَسفل من النار ، ،

(النساء : 145) ہیں، اوریہاں مبحوث عنہ مومن ہے جوتارک صلوۃ ہے۔

اس کے بعد آپ نے مقدمہ جوڑکر کہ اگر بے نمازی کا جنازہ پرھا جائے گا، تواورلوگ اوردلیر ہوجائیں گے۔ اس لیے بے نمازی کی نمازجنازہ پڑھنا معاونت علی المعصیۃ ہوجائے گی، اللہ اس سے منع فرماتا ہے : تعاونوا علی البر والتقوی ولا تعاونوا علی الاثم والعدوان (المائدہ : 2)۔

یہ استدلال جیسا ضعیف ہے، ظاہر ہے مقتدی لوگ تنبیہات دوررہیں گے اور معمولی لوگ پڑھ دیں گے، تواس طرح نہ معاونت علی المعصیۃ ہوگی نہ مومن کا جنازہ ہوگا، اوربسا اوقات اس کی نمازجنازہ بالخصوص معاونت علی البر ہوگی۔ جبکہ نمازجنازہ پڑھنے سے اس کے اعزہ واقربا اس کا خیال رکھیں گے اوراحسان مانیں گے، اس کی پابندی ان میں آئے گی اوران کی ضد نہ بڑھے گی، علاوہ بریں اگرکسی گنہگار کا بھلا ہماری نماز سے ہوجائے توخیر ہم کیوں روکیں یہ تو دنیا سے جاچکا، اس کی تنبیہ رہی دوسروں کےلیے، اس کے ساتھ ہم خیر نہ کریں جبکہ اس کا آخری معاملہ ہے۔ کبھی اسلام ہم کوایسی ہدایت نہیں کرتا، نہ اسلام کا یہ منشا ہے۔

صاحب منتقی نے اس بحث میں بالخصوص چند حدیثیں لکھی ہیں، جن کو ہم بحث کے استعمال کےلیے یہاں لکھ دیتے ہیں :

(1) عن جابِرًا، يَقُولُ : سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : «إِنَّ بَيْنَ الرَّجُلِ وَبَيْنَ الشِّرْكِ وَالْكُفْرِ تَرْكَ الصَّلَاةِ. رواہ الجماعۃ الا البخاری،، یعنی : ''آدمی اورکفرمیں فرق، نمازترک کرنے کا ہے،،۔

(2) ''عَنْ عَبْدِ اللہِ بْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللہِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : العَهْدُ الَّذِي بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمُ الصَّلَاةُ، فَمَنْ تَرَكَهَا فَقَدْ كَفَرَ، رواہ الخمسۃ،، یعنی : ''ہمارے اورتمہارے درمیان عہد نماز ہے، جونماز ترک کرے گا، کافر ہوگا،،۔

(3) ''عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَقِيقٍ العُقَيْلِيِّ، قَالَ : «كَانَ أَصْحَابُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَرَوْنَ شَيْئًا مِنَ الأَعْمَالِ تَرْكُهُ كُفْرٌ غَيْرَ الصَّلَاةِ، رواہ الترمذی،،

یعنی : ''اصحاب رسول اللہ ﷺ بجز نمازاورکسی عمل کے ترک کرنے کوکفر نہیں جانتےتھے،،۔

ان حدیثوں کی تاویل میں صاحب منتقی نے اس طرح لکھا ہے : '' وحملوا أحادیث التکفیر علی کفرالنعمۃ، أو علی معنی : قد قارب الکفر، وقد أحادیث فی غیرالصلاۃ أرید بها ذلک،، یعنی : لوگوں نے احادیث تکفیر کو محمول کیاہے، اس معنی پرکہ یہاں کفرسے مرادکفران نعمت ہے، یاکفرسے مرادیہ ہے کہ قریب کفرہوگیانہ کفرحقیقی، اوریہاں تاویل متعین ہے۔ کیوں کہ علاوہ ترک نماز کے اورباقی میں بھی کفراطلاق کیاگیا ہے اورتاویل متعین ہے،، چنانچہ متفق علیہ حدیث میں واردہوا : ''سباب المومن فسوق وقتالہ کفر،، مومن کوگالی دینا فسق ہے اوران سے لڑنا کفر،، حالانکہ کہ قرآن میں واردہوا : وَإِن طَائِفَتَانِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ اقْتَتَلُوا فَأَصْلِحُوا بَيْنَهُمَا (الحجرات : 9)، یعنی : ''اگرایمان والوں کی دوجماعتیں باہم لڑپڑھیں، توان میں انصاف کے ساتھ صلح کرادو،،۔ اس آیت می باوجود قتال کے (جس سے کفر کا اطلاق باعتبار حدیث صحیح ہوگیا تھا) اللہ نے دونوں جماعتوں لڑنے والیوں کو ''مومن،، کہا۔ لہذا جملہ قتال کفرکی تاویل خودقرآن نے متعین کردی۔

ایک دوسری حدیث میں حضرت ابوذررضی اللہ عنہ سے اس طرح روایت ہے : ''قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم : لیس من رجل ادعی لغیر أبیہ، وھو یعلمہ إلا کفر،، یعنی : جو شخص اپنے باپ کوچھوڑ کر دوسری طرف اپنی نسب کی نسبت کرے گا وہ کافر ہوگا،،۔

تیسری حدیث میں واردہوا : ''عن ابی ہریرۃ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم : اثنتان فی الناس، وھما بھم کفر، الطعن فی النسب، والنیاحۃ علی المیت،، یعنی : ''دوشئی ایسی ہیں جولوگوں میں موجود ہیں، حالانکہ وہ کفر ہیں ایک : لوگوں کے نسب میں طعن وتشنیع کرنی۔ دوسری : میت پر نوحہ کرنا ہے،،۔

کیا کوئی نمازی مسلمان، زکوۃ دینے والا، حج کرنے والا، سارے احکام بجالانے والا، اگراپنے باپ کوچھوڑ کردوسرے کی طرف اپنے نسب کی نسبت کرے، یاکسی کے نسب میں طعن کرے، یامیت پرنوحہ کرے تواس کوکافرمرتد کہا جائے گا، اوراس پرجنازہ نمازنہ پڑھی جائے گی؟۔

ایک تیسری حدیث منع صلوۃ کی اورتائید کرتی ہے : ''عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ : ذَكَرَ الصَّلَاةَ يَوْمًا فَقَالَ : " مَنْ حَافَظَ عَلَيْهَا؟ كَانَتْ لَهُ نُورًا، وَبُرْهَانًا، وَنَجَاةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَمَنْ لَمْ يُحَافِظْ عَلَيْهَا لَمْ يَكُنْ لَهُ نُورٌ، وَلَا بُرْهَانٌ، وَلَا نَجَاةٌ، وَكَانَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَعَ قَارُونَ، وَفِرْعَوْنَ، وَهَامَانَ، وَأُبَيِّ بْنِ خَلَفٍ،،. رواه احمد.

یعنی : ''عبداللہ بن عمرو بن العاص سے روایت ہے کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ نے نماز کا ذکر فرمایا، تو فرمایا کہ : جو شخص نماز پر محاقظت کرے گا اس کےلیے نماز قیامت کے دن نور، دلیل اور نجات کا باعث ہوگی، اور جو شخص اس پر مخاقظت نہ کرے گا، تو نہ اس کےلیے نور ہوگا، نہ دلیل، نہ نجات، اور قیامت کے دن قارون فرعون وہامان وابی ابن خلف کے ساتھ ہوگا،،۔

اس حدیث کی بھی جس میں تارک الصلوۃ کی فرعون وہامان وابی بن خلف کی معیت کا ذکر ہے،تاویل کرنی ہوگی اس سبب سے کہ اس کے معارض روایتیں موجود ہیں، کما یأتی۔

اب فریق ثانی کے دعوی اور دلائل کو بغور ملاحظہ فرمائیں :

فریق ثانی کا دعویٰ یہ ہے کہ جو شخص مومن ہے، اسلام اور مسلمانوں سے محبت رکھتا ہے، عقائد اسلامیہ کا مقر ہے،اپنے آپ کو کافر یا غیر مسلمان نہیں کہتا، ایسا سمجھتا ہے جیسا کہ آگ میں ڈالا جانا، مسلمانوں کی مدد کےلیے تیار، اسلام کی ہر بات سے خوش، اسلام اور مسجد و نماز کا دل سے احترام، حج وشوق، رسولوں اور بزرگان دین کا معتقد، اللہ تعالیٰ کی توحید کا قائل لیکن نماز کا پابند نہیں۔ کبھی کبھی جمعہ وبقر عید پڑھ لیتا ہے، ترک نماز کی وجہ، معاندت نہیں، استہانت، نہ استخفاف بلکہ غفلت یا تکاسل یا بعض مسلمانوں کا خیال کہ نماز بڑی چیز ہے، بڑے لوگوں، مولویوں کا کام ہے، ہم چھوٹے ناپاک ہیں، ہم کس طرح پڑھیں! یا نماز سیکھا ہی نہیں اور بوڑھے ہوگئے، اب خیال یہ جماکہ قرآن کی سورتیں اور دعا اور التحیات یاد نہیں، نماز کیوں کر پڑھیں، یا اس ارادہ میں رہا کہ آج شروع کرتا ہوں، کل شروع کرتا ہوں، آج کپڑے صاف نہیں، نہایا نہیں وغیرہ وغیرہ، اور نہ ان کو کوئی تعلیم دینے والا ملا کہ ہر بات کی تعلیم دے، ان کے خیالات کو دور کرے، پس ایسا شخص اگر مجائے تو تنبیہ کےلیے مقتدی اور علماء لوگ اس کی نماز جنازہ نہ پڑھیں، بلکہ ایسے موقع پر اقتداء للسنۃ النبویہ غصہ اور رنج ظاہر کریں۔ لیکن معمولی لوگ پڑھیں تو خود چشم پوشی اور تامح کریں، اگر کوئی پڑھنے والا نہ ملے تو بعد رنج وغصہ ظاہر کرنے کے پڑھ لیں۔ لیکن جیفہ کافر کی طرح بے نماز جنازہ نہ گاڑدیں۔ دلائل پر غور کرو :

(1) عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ، فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : «خَمْسُ صَلَوَاتٍ كَتَبَهُنَّ اللَّهُ عَلَى الْعِبَادِ، فَمَنْ جَاءَ بِهِنَّ لَمْ يُضَيِّعْ مِنْهُنَّ شَيْئًا اسْتِخْفَافًا بِحَقِّهِنَّ، كَانَ لَهُ عِنْدَ اللَّهِ عَهْدٌ أَنْ يُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ، وَمَنْ لَمْ يَأْتِ بِهِنَّ فَلَيْسَ لَهُ عِنْدَ اللَّهِ عَهْدٌ، إِنْ شَاءَ عَذَّبَهُ، وَإِنْ شَاءَ أَدْخَلَهُ الْجَنَّةَ،،.

یعنی : عبادۃ بن الصامت سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا : کہ پانچ نمازیں فرض ہیں بندوں پر، جو شخص ان کو ادا کرے گا اور کسی کو ضائع نہ کرے گا خفیف سمجھ کر، تو اس کےلیے اللہ کا عہد ہے کہ اس کو جنت میں داخل کرے، اور جو شخص اس کو نہ ادا کرے گا، تو اللہ کی طرف سے اس کےلیے جنت میں داخل کرنے کا عہد نہیں ہے، اگر چاہیے تو اس پر عذاب کرے اور چاہے مغفرت کردے،،۔

(2) ''عن ابی بکر قلت : یارسول اللہ مانجاۃ ہذاالأمر؟، فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم : من قبل منی الکلمۃ اللتی عرضت علی عمی فردہا، فہی لہ نجاۃ،،.

یعنی : ''حضرت ابو بکر سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کہ اس عذاب الہی سے نجات کیوں کرملے گی؟ اس پر آپ ﷺ نے فرمایا : کہ وہ کلمہ جس کو میں نے اپنے چچا ابوطالب پر پش کیا تھا جس کو انہوں نے رد کر کیا۔ جو شخص اس کو قبول کرے گا اس کےلیے نجات کا باعث ہوگا،،۔

(3) ''عن عبادۃ بن الصامت قال : سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول : من شہد ان لاإلہ الا اللہ وان محمدا رسول اللہ حرمہ اللہ علی النار،، رواہ مسلم،

یعنی : ''جو شخص گواہی دے گا اس بات کی کہ کوئی معبود نہیں سوا اللہ کے، تحقیق کہ محمد ﷺ اس کے رسول ہیں، تو اللہ اس کو آگ پر حرام کردے گا،،۔

(4) ''عَنْ عُثْمَانَ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : «مَنْ مَاتَ وَهُوَ يَعْلَمُ أَنَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ، دَخَلَ الْجَنَّةَ،،.

یعنی : ''جو شخص یہ یقین کر کے مرے گا کہ سوائے اللہ کے کوئی معبود نہیں وہ جنت میں داخل ہوگا،،۔

(5) حَدَّثنَا عُبَادَۃُ بْنُ الصَّامِتِ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ : " مَنْ قَالَ : أَشْہَدُ أَنْ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہُ لَا شَرِیکَ لَہُ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہُ وَرَسُولُہُ، وَأَنَّ عِیسَی عَبْدُ اللّٰہِ، وَابْنُ أَمَتِہِ، وَکَلِمَتُہُ أَلْقَاہَا اِلَی مَرْیَمَ وَرُوحٌ مِنْہُ، وَأَنَّ الْجَنَّۃَ حَقٌّ، وَأَنَّ النَّارَ حَقٌّ، أَدْخَلَہُ اللّٰہُ الجنۃ علی ما کان من العمل،، (متفق علیہ).

(6) حَدَّثنَا أَنَسُ بْنُ مَالِکٍ، أَنَّ نَبِیَّ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ، وَمُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ رَدِیفُہُ عَلَی الرَّحْلِ، قَالَ : «یَا مُعَاذُ» قَالَ : لَبَّیْکَ رَسُولَ اللّٰہِ وَسَعْدَیْکَ، قَالَ : «یَا مُعَاذُ» قَالَ : لَبَّیْکَ رَسُولَ اللّٰہِ وَسَعْدَیْکَ، قَالَ : «یَا مُعَاذُ» قَالَ : لَبَّیْکَ رَسُولَ اللّٰہِ وَسَعْدَیْکَ، قَالَ : «مَا مِنْ عَبْدٍ یَشْہَدُ أَنْ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہُ وَرَسُولُہُ اِلَّا حَرَّمَہُ اللّٰہُ عَلَی النَّارِ»، قَالَ : یَا رَسُولَ اللّٰہِ أَفَلَا أُخْبِرُ بِہَا فَیَسْتَبْشِرُوا، قَالَ : «اِذًا یَتَّکِلُوا»، فَأَخْبَرَ بِہَا مُعَاذُ عِنْدَ مَوْتِہِ تَأَثُّمًا (متفق علیہ).

(7) عَنْ أَبِي ہُرَیْرَۃَ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ : «لِکُلِّ نَبِيٍّ دَعْوَۃٌ مُسْتَجَابَۃٌ، فَتَعَجَّلَ کُلُّ نَبِيٍّ دَعْوَتَہُ، وَاِنِّي اخْتَبَأْتُ دَعْوَتِي شَفَاعَۃً لِأُمَّتِي یَوْمَ الْقِیَامَۃِ، فَہِيَ نَائِلَۃٌ اِنْ شَاءَ اللّٰہُ مَنْ مَاتَ مِنْ أُمَّتِي لَا یُشْرِکُ بِاللّٰہِ شَیْئًا،، (مسلم).

(8) وعنہ أیضا ''ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال : أسعد الناس بشفاعتی من قال : لا الہ الا اللہ خالصا من قلبہ،،.

حدیث اس لونڈی کی کہ جس سے آپ ﷺ نے سوال کیا ''این اللہ؟،، خدا کہاں ہے؟،، فَأَشارت إلی السماء ،، ''اس نے آسمان کی طرف اشارہ کیا۔ پھر سوال کیا : ''من انا؟،، میں کون ہوں؟، اس نے کہا : ''انت رسول اللہ،، آپ خدا کے رسول ہیں،،۔ یہ سن کر آپ ﷺ نے فرمایا : ''اعتقها فإنها مؤمنة، ، اسے آزاد کردو یہ مومنہ ہے،،۔

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مومن ہونے کے لیے اللہ تعالی اور رسالت کا اقرار کافی ہے، اتنے ہی سے اس پر اسلامی احکام جاری کیئے جائیں گے، یہ نہیں کہ اسلامی احکام جاری کرنے کے لیے نماز کا سوال بھی کیا جائے، اگر کوئی کہے کہ آنحضرت ﷺ کو اس کے نماز پڑھنے کا علم تھا اس واسطے سوال نہیں کیا۔ لیکن واضح رہے کہ اگر آپ کو اس کے نماز پڑھنے کا علم تھا، تو أین اللہ و من انا کا سوال بے معنی تھا گو اس عاجز عبدالسلام کو اس معاملے میں کوئی کلام کرنے کا نہ تھا لیکن مان نہ مان میں تیرا مہمان۔ یہ چند کلمے عرض کردیئے گئے ہیں اہل علم اس طرف توجہ فرمائیں اور سطحی نظر سے کام نہ لیں۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ شیخ الحدیث مبارکپوری

جلد نمبر 1۔ کتاب الجنائز

صفحہ نمبر 465

محدث فتویٰ